International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

قرآن اور تورات میں تقدیسِ انبیاء کا تصور: تحقیقی جائزہ

The Concept of the Sanctification of the Prophets in the Qur'an and the Torah: Research Review

1. Tahmina Fazil,
Lecturer, Department of Education,
University of Education Lahore, Vehari Campus, Punjab, Pakistan,
Email: tahminafazil261@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-8141-4886

2. Allah Ditta,
Lecturer,
Federal Government Degree College for Women Multan Cantt, Punjab, Pakistan
Email: profabughufran475@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-5292-4534

To cite this article: Tahmina Fazil and Allah Ditta. 2022. "قرآن اور تورات میں تقدیسِ انبیاء کا تصور: تحقیقی جائزہ: The Concept of the Sanctification of the Prophets in the Qur'an and the Torah: Research Review". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 1), 61-70.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || January - June 2022 || P. 61-70
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-1-5/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.01.u05
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	01 January 2022
License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract

Human beings are created as the best of Allah's creation and are gifted with mental faculties. To keep these mental faculties on the righteous path, Allah sent a series of Prophets. Prophets are used to pave the path between Allah and His people. They make the people follow the orders of Holy Books and scriptures. They not only advised the people to follow the orders of Allah but also practiced those instructions for the ease of people. The Prophets are assigned the duty to guide the people and people are also guided to respect and follow their teachings. The sacredness of Prophets is the essence of all divine religions including Islam, but the people of previous divine religions not only altered their divine books but also disrespect their Prophets. In Judaism, many things about Prophets are added in their religious literature which is not appropriate. In the Old Testament, Prophets are blamed in a certain way that their dignity

and sacredness are challenged. It is described that the Prophets committed adultery murders and many more sins. Moreover, these dignitaries are proved sexually appealed like other masses that Islamic teachings are totally different from these. In this article, the comparison between Quranic teachings and the Old Testament has been discussed in this regard and outcomes have been explained in brief.

Keywords: Islam, Quran, Prophets, Sacredness, Judaism, Altered, Old Testament

1. تعارف:

اللہ تعالیٰ نے تمام نباتات وجمادات کو پیدا کیا اور ان کو مختلف خصوصیات سے نوازا ۔انسانوں کو ان کی احسن خصوصیات کی بدولت اشرف المخلوقات کا لقب عطا کیا گیا۔اسے عقل وفہم سے نواز کر تمام کائنات کو اس کے تابع کر دیا۔انسان ہمیشہ اس کائنات کی تسخیر میں لگا رہتا ہے۔اپنے فہم وادراک کی بدولت آئے روز نئی نئی ایجادات کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔سائنسی حوالوں سے ہونے والی نئی نئی دریافتوں نے انقلاب برپا کرر کھا ہے۔ آج سائنس وٹیکنالوجی، حکمت وطب میں انسان کی ترقی بے مثال ہے۔لیکن یہ صرف دنیاوی میدانوں تک محدود ہے۔اخروی فلاح وبہبود اور خلاق عالم سے واقفیت کے حصول میں علوم مدد ومعاون نہیں بلکہ ان سے آگہی کے لیے نبوت ورسالت ناگزیر تھیں۔مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں :

"دنیا میں عدل ومیزان یونانی حکمت یا یونانی فلاسفی کی مرہونِ منت نہیں بلکہ انبیاء کی بلاواسطہ راہنمائی کا نتیجہ ہیں"۔[1]

نبوت ورسالت انسان کی بنیادی ضرورت بھی ہے۔کیونکہ خالق ومخلوق کا رشتہ معبود وعبد کا ہے۔معبود کی طرف سے طے کیے گئے اصول وضوابط کی پابندی عبد کے لیے لازمی ہے۔ان اصول وضوابط کی فراہمی براہ راست نہیں ہو سکتی تھی بلکہ اس کے لیے کسی ایسی ذات کی ضرورت تھی جو وسیلے کا کام کر سکے۔یہ وسیلہ نبوت ورسالت تھا۔

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ[2]

"بیشک ہم نے اپنے رسول واضح نشانیاں دیکر بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب ومیزان اتاری تاکہ لوگ سیدھے رہیں"۔

شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں :

"لوگ خود بخود اس قابل نہیں ہوتے کہ وہ براہ راست احکامِ الٰہی تک رسائی حاصل کر سکیں۔ان کی اصلاح نبوت ورسالت سے ہی ہوتی ہے"۔[3]

لہذا احکاماتِ الٰہی کے حصول اور ان کی ادائیگی کے لیے انبیاء ورسل کا وجود ناگزیر ہے۔اسی ضرورت کے تحت اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً بہت سے انبیاء کو نزول فرمایا تاکہ وہ لوگوں کی اصلاح کا بیڑہ اٹھائیں اور ان کی دنیا وآخرت سنوارنے کا باعث بنیں۔یہاں سوال یہ ہے کہ اسلام اور یہودیت میں انبیاء کی تقدیس کا پہلو پایا جاتا ہے تو ان دونوں میں کس حد تک مماثلت یا تضاد موجود ہے۔

---

[1]Shiblī Naumānī, Seerah-al Nabī, Lahore: Al Faiṣal Publications, 2012, p.216-217
[2]Al-Hadid,57:25
[3] Shah Walīullah, Ḥujjatullah Al_Bāligha,Translated by Maulana Khalil Ahmad &Maulana Siraj Ahmad, Lahore: Shan-e- Islam Publishers, p.128

2. تقدیسِ انبیاء کا اسلامی تصور:

اسلام کی رو سے نبوت کا منصب اکتسابی نہیں بلکہ وہبی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود اپنی مرضی اور منشاء سے اپنی مخلوق میں سے مخصوص افراد کو نبوت ورسالت کے لیے چن لیتا ہے۔ کیونکہ انسانوں کی ہدایت مقصود ہوتی ہے اس لیے انسانوں میں سے ہی نبیوں اور رسولوں کا انتخاب کیا جاتا ہے کیونکہ انسان ہی انسان کی فطرت کو بہتر جان سکتا ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ۔[4]

"تم لوگوں کے پاس ایسا رسول آیا جو خود تمہی میں سے ہے"۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔[5]

"ان کے رسولوں نے ان سے کہا کہ ہم بھی تمہاری طرح کے انسان ہیں"۔

لوگوں کی ہدایت کے لیے جب ان جیسا انسان ہی رسول بنا تو ان کو تعجب ہوا کہ یہ کوئی فرشتہ یا الوہی مخلوق کیوں نہیں ؟ تو اس کے جواب میں قرآن میں ارشاد ہوا:

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا۔[6]

"ان سے کہو اگر زمین پر فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم ضرور آسمان سے کسی فرشتے کو ان کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجتے"۔

قرآن نے اعتراض اٹھانے والے لوگوں کو مدلل جواب دیا کیونکہ اگر کسی فرشتے کو ہدایت کے لیے بھیج بھی دیا جاتا تو وہ اللہ کی ہدایت تو لوگوں تک پہنچا دیتا لیکن بشری تقاضوں اور بشری مسائل کے حل کی تدابیر کیسے فراہم ہوتیں کیونکہ ان دونوں مخلوقات کی تخلیق میں زمین وآسمان کا فرق تھا۔ لہذا ضروری تھا کہ انسانوں کی راہنمائی کے لیے ان جیسا گوشت پوست کا انسان ہو جو انسانی جذبات وخواہشات سے واقفیت رکھتا ہو۔ لہذا انبیاء بشری تقاضوں کے مطابق کھاتے پیتے اور بیوی بچے رکھتے تھے۔

قرآن میں ارشاد ہے:

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ۔[7]

"اور ہم نے اُن (رسولوں) کے ایسے جسم نہ بنائے تھے کہ جو کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے تھے"۔

یعنی انبیا بھی عام انسانوں کی طرح ذی عقل، ارواح وجسم والے تھے اور ان میں توالد وتناسل پایا جاتا تھا۔ تفسیر ابن عباس مین میں درج ہے:

"اور اسی طرح ہم نے ان انبیاء کرام کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھاتے ہوں اور پانی نہ پیتے ہوں اور نہ وہ حضرات دنیا میں ہمیشہ رہنے والے ہوئے بلکہ وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور پانی بھی پیتے تھے اور ان انبیاء کرام نے وفات بھی پائی ہے، یہ

---

[4]At-Tauba, 9:125
[5]Ibrahim, 14:11
[6] Al-Isra, 17:95
7 Al Anbīyā, 21:8

آیت کفار مکہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ کہتے تھے کہ یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے۔"[8]

ایک بشری ضرورت یہ بھی کہ انسان بیوی بچوں کے حصول کے لیے تگ ودو کرتا رہتا ہے۔انبیاء بھی اسی بشری تقاضے کے مطابق بیویاں اور اولاد رکھتے تھے۔

قرآن میں ارشاد ہے:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۔[9]

"اور ہم نے یقیناآپ سے قبل بہت سے رسول بھیجے اور ان کو بیویاں اور بچے عطا کیے "۔

پس انبیاء ورسل انسانوں میں سے بہترین اور برگزیدہ بندے ہوتے جنہیں لوگوں کی ہدایت کے لیے چن لیا جاتا۔یہ وہ لوگ تھے جن کے دل خوفِ خدا سے لبریز تھے اور یہ لوگوں کو بھی صرف اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتے تھے۔

اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۔[10]

"اور یہ (پیغمبر) ایسے کہ اللہ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اللہ سے ڈرتے اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہ ڈرتے تھے"۔

پروفیسر خورشید احمد لکھتے ہیں :

"انبیاء کرام حقیقی معنوں میں عام انسانوں سے بہت بلند درجے پر فائز تھے لیکن وہ بہرحال انسان ہی تھے۔نہ وہ فرشتوں میں سے تھے اور نہ وہ جنوں میں سے ،اسلام اس عقیدہ کے بھی مخالف ہے کہ خدا کا بیٹا یا کوئی اور اوتار الہامی ہدایات دینے انسانی روپ میں نبی بن کر آئے۔انبیاء کو الوہیت کا درجہ دینے سے توحید ورسالت مشتبہ ہو جاتی ہیں "۔[11]

اگرچہ انبیاء دیکھنے میں عام انسان ہی ہوتے ہیں لیکن یہ خاص خصوصیات کے حامل افراد ہوا کرتے تھے۔

تفسیر کبیر میں درج ہے:

فقد اجمعت الامة علی کونهم معصومین عن الکذب والتحریف[12]

"پس امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کی فطرت پاک اور اور جھوٹ وتحریف سے محفوظ ہوتی تھی"۔

الہامی وغیر الہامی مذاہب عالم میں اسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے خدا اور رسول کی ہستی کو جداگانہ حیثیت دی اور ان دونوں کو ایک دوسرے میں ضم نہیں کیا جبکہ دنیا کے دیگر مذاہب اور ان کے پیروکاروں نے رسول کا درجہ اتنا بڑھا دیا کہ اسے خدا کے منصب کے برابر لے گئے۔

3. انبیاء کے فرائضِ منصبی:

انبیاء ورسل انسانوں کی اصلاح کے لیے بھیجے جاتے ہیں۔ان کا کام اللہ تعالیٰ کی دی گئی تعلیمات پر خود عمل پیرا اور دوسروں کو بھی ان کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین کرنا ہوتا ہے۔

---

[8] Ferozābādī, Abu-Tahir, Muhammad b. Y'aqūb, Tanvīr-al-Maqbās min Ibn 'Abbās, Beirūt: Dār al-Kutub al-'ilmīyah, N.D. p.269
[9] Al Ra'd, 13:38
[10] Al Ahzāb, 33:39
[11] Khurshīd Ahmad, Islami Nazariya Ḥayat, Karachi:Tasneef o Taleef publications, 1982, p.222
[12] Rāzī, Fakhr-al-Dīn,Tafsīr-al-Kabīr, Beirūt: Dār-al-Fikr,1981,p.7

قرآن میں ارشاد ہے:

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۔[13]

"اس سے آگے بڑھ کر بولتے نہیں۔ اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں "۔

سورۃ النجم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۔[14]

"اور وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے"۔

انبیاء کے فرائضِ منصبی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اللہ کے حکم کو من و عن لوگوں تک پہنچائیں۔

سورۃ یٰسین میں ارشاد ہے:

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۔[15]

"اور ہمارے ذمے تو صرف کھول کر بیان کرنا ہے"۔

انبیاء اللہ کے احکامات کو لوگوں تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ نیز یہ انھیں ان احکامات پر عمل کرنے کی صورت میں خوشخبری اور نہ ماننے کی صورت میں وعیدیں بھی سناتے تھے۔

سورۃ البقرۃ میں ارشاد ہے:

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۔[16]

"پھر اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا جو اچھے کاموں پر خوشخبری سناتے اور برے کاموں پر ڈراتے تھے"۔

انبیاء کرام کی یہ ذمے داری تھی کہ وہ لوگوں کو کتاب اللہ کی تعلیم دیں اور انہیں گناہوں سے پاک کریں اور نیک زندگی گزارنے کی طرف راغب کریں۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ[17]

"اور وہ انہیں پاک صاف کرتے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے تھے"۔

تاہم انبیاء کے اس مشن میں انھیں بہت سی مشکلات اور مصائب برداشت کرنے پڑتے لیکن ان سب میں انھیں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل رہتی تھی۔

قرآن میں ارشاد ہے:

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۔ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۔[18]

"اور ہمارے خاص بندوں یعنی پیغمبروں کے لیے ہمارا قول پہلے ہی صادر ہو چکا ہے۔ بے شک وہی غالب کیے جائیں گے"۔

---

[13] Al Anbiya 21:27
[14] Al Najam 5
[15] Yasin 36:17
[16] Al-Baqara, 2:213
[17] Āl-Imran 3:164
[18] Al-Ṣāfāt, 37:181-182

یوں اللہ نے نہ صرف انبیاء کی مدد کا وعدہ کیا ہے بلکہ ان لوگوں کو بھی مدد کا یقین دلایا ہے جو انبیاء کے مشن میں ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ[19]

"اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کی دنیاوی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس روز بھی جس دن گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے"۔

اسلام لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ رسول کی اطاعت کریں۔کیونکہ رسول کی اتباع میں ہی کامیابی وکامرانی ہے۔

ارشاد ہے:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ[20]

"جس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی "۔

قرآن مجید میں مؤمنین کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ رسول کے فیصلے کو نہ صرف تسلیم کریں بلکہ خوشدلی سے تسلیم کریں۔

ارشاد ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔[21]

"تیرے رب کی قسم وہ لوگ مومن نہ ہوں جب تک وہ تجھے حکم نہ مانیں پھر اپنے دلوں میں تیرے فیصلوں سے خفگی نہ پائیں اور مان کر قبول کرلیں"۔

ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ انبیاء ورسل پر نہ صرف ایمان لایا جائے بلکہ ان کی اطاعت وپیروی بھی کی جائے۔کیونکہ جو لوگ رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں وہ صالحین میں شمار ہوتے ہیں اور فلاح پاتے ہیں جبکہ ان کا انکار کرنے والے منکرین ہیں اور دنیاوآخرت میں ذلت ان کا مقدر بنتی ہے۔

4. یہودیت میں تقدیسِ انبیاء:

یہودیت پہلا الہامی مذہب ہے،یہ بھی انبیاء کا خدائی پیامبر ہونا تسلیم کرتا ہے۔

A Prophet is nominated by God to convey his words to people and to Provide guidance for the future.[22]

نبی اللہ کی طرف سے نامزد کردہ ہوتا ہے۔اس کا کام اللہ کے احکامات کو لوگوں تک پہنچا کر ان کو ہدایت دینا ہے۔یہود حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحاقؑ کے بیٹے یعقوبؑ کی نسل سے ہیں جن کا لقب اسرائیل تھا۔اسی نسبت سے یہودی بنی اسرائیل کہلائے۔سب سے زیادہ انبیاء اس قوم پر نازل کیے گئے۔

تقریباستر ہزار انبیاء اس قوم میں آئے۔[23]

یہود کی یہ عادت تھی جب نبی ان کی عادات واطوار کے خلاف تعلیمات لیکر آتا تو وہ انہیں ہرگز پسند نہ آتا تو یہ اسے قتل کردیتے تھے۔

یہود کو اللہ تعالیٰ نے جو الہامی کتاب عطا کی اس کا نام تورات ہے۔تورات کے الہامی ہونے کے بارے میں علامہ شہرستانی لکھتے ہیں :

---

[19] Ghāfar 40:51
[20] Al-Nisa, 4:80
[21] Al Nisa 4:65
[22] Emil G.Hirsch,J Frederic,Mccudy ,Prophet and Prophecy ,Jewish Encyclopedia ,Roth ceceil(edt),LONDON,W.H Allen publishers,1906,P:1446
[23] Cheema,Ghulam Rasool, Mazāhib e Aalam ka taqabli Mutaliya,Ghulam Rasool &sons,Lahore,2012,p.318

إن الله تعالى خلق آدم بیدہ، وخلق جنة عدن بیدہ، و کتب التوراۃ بیدہ[24]

"بیشک اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور جنت عدن کی تخلیق بھی اپنے ہاتھ سے کی اور تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا"۔

تاہم تورات کی الہامی حیثیت باقی نہ رہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں تحریفات وترجیحات کی جانے لگی۔

طویل غلامی کی زندگی گزارنے اور مختلف ادوار میں حملوں اور تباہی کی بدولت یہود کی کتاب زمانے کی دست وبرد سے محفوظ نہ رہ سکی اور تحریف کا شکار ہو گئی۔[25]

ان تحریفات کا ہی نتیجہ تھا کہ تورات میں انبیاء کرام جیسی مقدس ہستیوں کے بارے میں ایسے کلمات استعمال کیے گئے جن کو پڑھ کر روح کانپ جاتی ہے۔یہود کسی نبی کی تعظیم پر آتے تو اسے خدائی صفات کا حامل قرار دیتے۔

جیسے حضرت عزیرؑ کے بارے میں قرآن میں ارشاد ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ[26]

"اور یہود نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے"۔

حالانکہ قرآن میں ارشاد ہے:

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ[27]

نہ اس نے کسی کو جنم دیا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

تورات میں ان برگزیدہ ہستیوں پر طرح طرح کے الزامات لگائے گئے۔جن کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

سب سے گھناؤنا الزام حضرت لوطؑ پر لگایا گیا۔یہ الزام ان کا اپنی بیٹیوں زناکاری (نعوذباللہ) کا تھا۔تورات کی کتاب پیدائش میں درج ہے :

لوط صُغَر سے نِکل کر پہاڑ پر جا بسا اور اُس کی دونوں بیٹیاں اُسکے ساتھ تھیں کیونکہ اُسے صُغَر میں بستے ڈر لگا اور وہ اور اُسکی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے۔تب پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بُڈّھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دُنیا کے کے مُطابق ہمارے پاس آئے۔آؤ ہم اپنے باپ کو مے پِلائیں اور اُس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھّیں سو اُنہوں نے اُسی رات اپنے باپ کو مے پِلائی اور پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی پر اُس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اُٹھ گئی/ور دُوسرے روز یُوں ہُوا کہ پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات کو میں اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی۔آؤ آج رات بھی اُسکو مے پِلائیں اور تُو بھی جا کر اُس سے ہم آغوش ہو تاکہ ہم اپنے باپ سے نسل باقی رکھّیں۔سو اُس رات بھی اُنہوں نے اپنے باپ کو مے پِلائی اور چھوٹی گئی اور اُس سے ہم آغوش ہوئی پر اُس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اُٹھ گئی۔سو لُوط کی دو بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہُوئیں ۔[28]

قران کریم میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر بھی ملتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق علیہ السلام کے ذریعے عطا کئے گئے-ارشاد ہے:

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا[29]

---

24 Ibn-e-Hazam,Al-Milal wan Naḥal, Beirut: Dār-al-M ‘arifa,1993, p.249
25 Siddique, Mazhar ud Din, Islam aur Mazāhib ‘Ālam, Lahore: Idara saqaft e Islamia,1997, p.59-65
26 At Tauba 9:30
27 Al-Ikhlāṣ, 112:3
28 Paidāish 19:30-36
29 Al-In‘am, 6:84

اور ہم نے اُسے اسحاق اور یعقوب عطا کیے- ان سب کو ہم نے ہدایت دی

قرآن کی اس آیت مبارکہ کی روشنی میں تمام انبیاء کا ہدایت یافتہ ہونا ثابت ہے- جبکہ تورات میں حضرت یعقوبؑ ایک ایسی لڑائی کا ذکر ہے جو خداوند کے ساتھ نہ صرف لڑی گئی بلکہ اس میں فاتح بھی یعقوب علیہ السلام ہی رہے- تورات میں بیان ہے:

اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور پو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص اس سے کشتی لڑتا رہا- جب اس نے دیکھا کہ وہ اُس پر غالب نہیں ہوسکتا تو اس نے اس کی ران کو اندر کی طرف کرکے چھوا اور یعقوب کی ران کی نس اس سے کشتی کرتے چڑھ گئی- اُس نے کہا پو پھٹ گئی مجھے جانے دو- یعقوب نے کہا کہ جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہ دوں گا- تب اُس نے اس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا یعقوب- اُس نے کہا کہ تیرا نام یعقوب نہیں اسرائیل ہوگا کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زورآزمائی کی اور غالب ہوا[30]

یوں تورات کے اس بیان سے انبیاء کا خدا سے لڑ کر (نعوذ باللہ) فاتح ہونا ثابت ہوتا ہے حالانکہ مخلوق خالق سے لڑنے کی جسارت نہیں کرسکتی اور انبیاء تو اللہ تعالیٰ کے نہایت برگزیدہ بندے ہوتے ہیں جو خدائی احکامات کی بجا آوری کے فرائض سرانجام دیتے ہیں اور ان احکامات کی روشنی میں اُمت کی راہنمائی میں مصروف عمل رہتے ہیں ۔ قرآن وحدیث میں حضرت داؤد علیہ السلام کا بھی تفصیل سے ذکر ہے- آپؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان بادشاہت سے نوازا گیا- قرآن میں ارشاد ہے:

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ[31]

اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کر جو قوت والا تھا- یقیناوہ رجوع کرنے والا تھا۔

آپ بہت متقی اور پرہیزگار انسان تھے- آپؑ کے زہد وتقویٰ کے بارے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

احب الصيام إلى الله صيام داود كان يصوم يوما ويفطر يوما، واحب الصلاة إلى الله صلاة داود كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه[32]

اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے کا سب سے پسندیدہ طریقہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ تھا۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن بغیر روزے کے رہتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ تھا ' آپ آدھی رات تک سوتے اور ایک تہائی حصے میں عبادت کیا کرتے تھے ' پھر بقیہ چھٹے حصے میں بھی سوتے تھے۔

مندرجہ بالا حدیث حضرت داؤد کی عبادت اور ان کے زہد کی گواہی دیتی ہے تو دوسری طرف تورات میں حضرت داؤد سے بہت سی ایسی باتیں منسوب ہیں جو کہ ایک نبی کی شان کے خلاف ہیں اور ایسے الزامات مذکور ہیں جو نبی سے ہرگز سرزد نہیں ہوسکتے۔

تورات میں درج ہے:

"اُس نے ایک عَورت کو دیکھا جو نہارہی تھی اور وہ عَورت نہایت خُوب صُورت تھی۔ تب داؤُد نے لوگ بھیج کر اُس عَورت کا حال دریافت کیا اور کِسی نے کہا کیا وہ اِلعام کی بیٹی بت سبع نہیں جو حتّی اورِیّاہ کی بیوی ہے؟۔ اور داؤُد نے لوگ بھیج کر اُسے بُلالیا۔ وہ اُس کے پاس آئی اور اُس نے اُس

---

[30] Paidāish, 32:25-29
[31] S‘ad 38:17
[32] Bukhārī, Muḥammad b. Ismā’īl. Ṣaḥīḥ Bukhārī. First. Beirūt: Dar Touq-al-Najaat, 1422 A.H. Hadith no. 3420

سے صُحبت کی (کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہو چکی تھی)۔ پھر وہ اپنے گھر کو چلی گئی۔ اور وہ عَورت حامِلہ ہو گئی۔ سو اُس نے داؤُد کے پاس خبر بھیجی کہ مَیں حامِلہ ہُوں۔"[33]

حضرت داؤد پر اسی عورت کے شوہر کو دھوکے سے مروانے کا بھی الزام لگایا ہے تاکہ وہ اسے مروا کر خود اس عورت سے شادی کر سکیں۔ سموئیل میں درج ہے:

" صُبح کو داؤُد نے یوآب کے لئے ایک خط لکھا اور اُسے اورِیّاہ کے ہاتھ بھیجا۔ اور اُس نے خط میں یہ لکھا کہ اورِیّاہ کو گُھمسان میں سب سے آگے رکھنا اور تُم اُس کے پاس سے ہٹ جانا تاکہ وہ مارا جائے اور جان بحق ہو۔ اور یُوں ہُؤا کہ جب یوآب نے اُس شہر کا مُلاحظہ کر لیا تو اُس نے اورِیّاہ کو اَیسی جگہ رکھّا جہاں وہ جانتا تھا کہ بہادُر مَرد ہیں۔"[34]

حضرت داؤد پر لگائے گئے یہ الزامات انہیں ایک سازشی اور زانی (نعوذ باللہ) ثابت کرتے ہیں: حالانکہ قرآن سے واضح ہے کہ وہ اللہ کے برگزیدہ انبیاء میں تھے، جنہیں زبور عطا کی گئی۔

قرآن میں ارشاد ہے:

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا[35]

"ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے برتری بخشی"۔

قرآن میں حضرت سلیمٰن کا ذکر کرتے ہوئے انھیں اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار اور حمد وثناء کرنے والا بیان کیا گیا ہے- ارشاد ربانی ہے

وَلَقَدۡ ءَاتَيۡنَا دَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ عِلۡمًا ۖ وَقَالَا ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنۡ عِبَادِهِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ[36]

اور ہم نے یقیناً داؤد اور سلیمان کو علم دے رکھا تھا- اورانہوں نے کہا تعریف اس اللہ کے لئے جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان دار بندوں پر فضیلت عطا فرمائی-

یہودیوں نے حضرت سلیمان کو بھی نہ بخشا اور ان پر بھی تورات میں ایسے الزامات لگائے گئے جو ان کو مشرک (نعوذ باللہ) ثابت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث تھے- ان کے بارے میں درج ہے:

جب سلیمان بوڑھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو دوسرے معبودوں کی طرف مائل کر دیا۔ اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا جیسا اس کے باپ داؤد کا تھا- اور سلیمان نے خداوند کے آگے بدی کی اور اس نے خداوند کی پوری پیروی نہ کی جیسے اس کے باپ داؤد نے کی -اور خداوند سلیمان سے ناراض ہوا کیونکہ اس کا دل خداوند اسرائیل کے خدا سے پھر گیا تھا۔[37]

حالانکہ قرآن انہیں بہترین انسان قرار دیتا ہے۔ ارشاد ہے:

وَوَهَبۡنَا لِدَاوٗدَ سُلَيۡمٰنَ ؕ نِعۡمَ الۡعَبۡدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ[38]

"اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا۔ کیا اچھے بندے تھے اور رجوع کرنے والے تھے"۔

شاہ ولی اللہ انبیاء کرام کے معصوم ہونے کے تین اسباب بیان کرتے ہیں :

[33] Samuel ,2 chp 11,2-5
[34] Samuel 2,chp11,14-18
[35] Ṣabā, 34:10
[36] Al-Namal 27:15
[37] Sulatin 1,chp11,4-9
[38] S‘aad 38:30

۱۔اللہ تعالیٰ نے ان کو شہوتِ رذیلہ سے پاک پیدا کیا۔
۲۔وحی کے ذریعے ان کی راہنمائی ہوتی رہتی ہے اس لیے انہیں اچھے اعمال کی بھلائی اور گناہ کی برائی معلوم ہوتی ہے۔
۳۔ان کے اور شہوتِ رذیلہ کے درمیان اللہ تعالیٰ کی ذات حائل ہوتی ہے۔[39]

5. نتیجہ بحث

پس مندرجہ بالا دلائل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں تقدیس انبیاء کا جو تصور ہمیں قرآن سے حاصل ہوتا ہے اس کے مطابق انبیاء معصوم اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں. یہ وہ پاک اور مقدس ہستیاں ہوتی ہیں جو لوگوں کی ہدایت کے لئے عملی نمونہ ہوتے ہیں. ان کی ذات عیوب اور برائیوں سے پاک ہوتی ہے. تورات میں ہونے والی تبدیلیوں نے جہاں بہت سی الہامی تعلیمات میں ردوبدل کیا وہیں انبیاء جیسی مقدس ہستیوں کی بھی کردارکشی کی اور ان کی ذات سے ایسی ایسی باتیں منسوب کیں جو ایک نبی کی شان کے منافی ہیں۔نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تورات میں انبیاء کرام پر ایسے الزامات لگائے گئے جو کہ نبی کی شان کے خلاف ہیں۔اور ایسی ہرزہ سرائی کی گئی کہ انسان کی روح تک کانپ جائے۔انہوں نے صرف اسی پر اکتفانہ کیا بلکہ انبیاء کے ساتھ سازشوں اور قتل کے مرتکب بھی ہوئے۔چنانچہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہودیت انبیاء کی تقدیس کی قائل نہیں ہے۔جبکہ اسلام تمام انبیاء کو عمداً اور سہواً معصوم قرار دیتا ہے۔ اللہ کا فضل اور مہربانی ہر دم ان کے ساتھ ہوتی ہے اور وہ خطاسے مبرا ہوتے ہیں۔

CC BY SA

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

---

[39] Qasmī,Muftī Atta ur Rahmān,Majmūa‘ rasāil Imam Shah Waliullah, Shah Waliullah Institute, New Dehli, p.244-259